بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ [illegible] پیسے

جلد [illegible] | ۲۷ ظہور ۱۳۴۵ ہش ۹ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۲۷ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۹۹

[illegible] ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل [illegible] ربوہ سے شائع کیا

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۲۶ اگست (سوا آٹھ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ــ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ــ حضرت ام مظفر صاحبہ کو رات بھر بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف رہی احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ــ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب تا حال بیمار ہیں۔ گو پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے۔

ــ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد مورخہ ۷ ستمبر کو کھلے گا جملہ طالبات مطلع رہیں (ہیڈ مسٹریس)

مجالس انصار اللہ کا

ہفتہ تربیت ۹ ستمبر سے شروع ہوگا

انصار اللہ کی مجالس کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہفتہ تربیت انشاء اللہ ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ سے شروع ہوگا۔ اس ہفتہ کے لئے مندرجہ ذیل مضامین مقرر ہیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیسے احمدی بنانا چاہتے ہیں۔

(۲) تربیت اولاد کے متعلق حضرت مصلح موعود کے ارشادات۔

(۳) بیویوں سے حسن سلوک کے متعلق اسلامی تعلیم

(۴) قرض کی ادائیگی کے متعلق اسلامی تاکید

(۵) خلافت احمدیہ اور جماعتی نظام کی پابندی کی ضرورت

(۶) مساجد کے آداب اور انکی پابندی

تمام مجالس روزانہ ایک مضمون پر لیکچر کا اہتمام فرمائیں۔ انشاء اللہ مرکز سے ایک ٹریکٹ بھی شائع کیا جائے گا۔ جس میں ان مضامین کے نوٹس ہوں گے۔ (قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب پر

محترم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ کا مکتوب گرامی

اس مبارک تحریک کو کامیاب بنانے میں جماعت احمدیہ نے جس اخلاص اور مستعدی کا مظاہرہ کیا ہے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ

اللہ تعالیٰ اس تحریک کو قبول فرمائے گا اور اسے ہر قسم کی ترقیات اور برکات کا منبع اور سرچشمہ بنائیگا انشاء اللہ

مکرم و محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب مدظلہ العالی چیئرمین فضل عمر فاؤنڈیشن کا ایک تازہ مکتوب گرامی درج ذیل کیا جاتا ہے جس میں آپ نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا ہے۔ خاکسار نے آپ کی خدمت میں چندہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی رپورٹ بھجواتے ہوئے یہ اطلاع دی تھی کہ ۱۲ اگست کو دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب منعقد ہو رہی ہے۔ محترم چوہدری صاحب نے اس اطلاع پر بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے خاکسار کو یہ تحریر فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ لنڈن کے احباب کو سنگ بنیاد رکھنے کی تاریخ اور وقت سے اطلاع دیتے ہوئے یہ تحریک کر دی گئی ہے کہ وہ فاؤنڈیشن کی قبولیت اور کامیابی کیلئے بہت توجہ سے دعا کریں۔

محترم چوہدری صاحب کا مکتوب گرامی درج ذیل ہے۔ (خاکسار شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لنڈن ۱۷ اگست ۱۹۶۶ء

کریما حمد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است ؎ بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

الحمد للہ کہ بفضلہ تعالیٰ فضل عمر فاؤنڈیشن کی عمارت کا سنگ بنیاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے نصب کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کو شرف قبولیت بخشے اور اسے اعلائے کلمۃ اللہ اور احیاء و استحکام دین کا مؤثر ذریعہ بنائے آمین

جماعت کی طرف سے جس اخلاص اور مستعدی کے ساتھ اس مبارک تحریک کا استقبال کیا گیا ہے اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کمال فضل و رحم سے اس تحریک کو قبول فرمائے گا اور اسے ہر قسم کی ترقیات اور برکات کا منبع اور سرچشمہ بنائے گا اور اس میں حصہ لینے والوں اور اس کے کارکنوں اور معاونین کے اخلاص کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے گا۔ اللّٰھم آمین

۶، ۷ اگست کو لنڈن میں جماعت احمدیہ برطانیہ کا تیسرا سالانہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کارکنان کے مشاورتی اجلاس اور جماعت کے جلسے میں زور سے پیش کی گئی اور بحمد للہ جماعت نے گرمجوشی سے اس کا استقبال کیا۔ اس وقت تک قریباً تین ہزار پونڈ کے وعدے وصول ہو چکے ہیں لیکن اکثر مقامات سے وعدوں کی ابھی انتظار ہے۔ جماعت کے اخلاص اور قربانی کے جذبہ پر حسن ظن رکھتے ہوئے

(باقی دیکھیں صہ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۶۶ء

اسلام کا سب سے بڑا دشمن

(۲)

اپنے اس فاضلانہ مقالہ میں عیسائیت کے خطرہ کی طرف توجہ دلا کر مولوی محی الدین صاحب احمد قصوری "تمہارے لئے راہِ عمل" کے زیر عنوان فرماتے ہیں۔

"آپ نے کبھی بھولے سے بھی غور فرمایا ہے کہ یہ کام کس کا تھا اس کا جسے خیر الامم کا خطاب دے کر حکم دیا گیا کہ بھولے بھٹکے کو راہِ راست دکھائے دنیا کے ہر انسان کو نیکی کا حکم دے اور ہر برائی سے روکے۔ دنیا میں کوئی انسان ذلیل نہیں ہے ذلت و عزت کا معیار تقوےٰ ہے۔ قدرت کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ اس سب سے بڑی نیکی اور بہترین انسانی خدمت کو سرانجام کون دے رہا ہے۔ وہ جماعت جسے ان کے ہادی اور راہنما کی طرف سے یہ حکم ملا تھا کہ:۔

"سوائے بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے اور کسی کے پاس نہ جانا انسانوں کی روٹی کتوں کے آگے نہ ڈالنا۔

سن لو اور خوب غور سے سن لو کہ بیتسمہ فروشی کی یہی رفتار اور تمہاری غفلت شعاری کی یہی کیفیت جاری رہی تو آئندہ نصف صدی میں پاکستان کا سیاسی اور معاشی نقشہ بدل چکا ہو گا۔

فاین تذھبون

اس طوفان کفر و الحاد اور اس سیلاب معصیت و عصیان کی وسعت اور تیز رفتاری کو دیکھو اور پھر غور کرو کہ کیا آپ کے لئے یہ دو تین عربی مدرسے جن پر آپ اتراتے نہیں سماتے۔ انہی کے ساتھ آپ کے برادران ملت کے مدارس جامعہ اشرفیہ۔ جامعہ عالیہ دیوبند و سہارن پور وغیرہم کو بھی ملا لو اور بتلاؤ کہ یہ مدارس اس سیلاب کو روکنے میں کہاں تک کامیاب ہو سکتے ہیں۔ گزشتہ نصف صدی کا تجربہ ہمارے سامنے ہے۔ جو لوگ یا جماعت۔ اس خطرہ سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہوں وہ اس کا تدارک کیا کرے گی۔ تمہارا ماضی اور حال تمہارے سامنے ہے اور وہ مستقبل کا آئینہ دار ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

وقت کے دو اہم ترین تقاضے

حالات اور وقت کا اہم ترین تقاضہ اور سخت ترین مطالبہ تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی تمام جماعتیں مل کر کفر و ارتداد کے اس سیلاب کے خلاف ایک متفقہ اور متحدہ محاذ بنائیں اور اپنے آپ کو ان تمام اسلحہ سے مسلح کریں۔ جن سے کفر آپ کے مقابلہ کے لئے مسلح ہو کر میدان میں نکل چکا ہے یہ ضروری نہیں کہ ہر جماعت وہ تمام کام بیک وقت شروع کر دے جو اس وقت مشنری تنظام کر رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دل متحد ہوں۔ مقصد ایک ہو جائے کام مختلف ہوں اگر ایک جماعت ہوم کھولتی ہے تو دوسری اپنی مساعی کو شفاخانے کھولنے پر مرکوز کرے۔ اور تیسری لڑکے اور لڑکیوں کے دینی مدارس کا کام ہاتھ میں لے۔ میں کھل کر کیوں نہ کہہ دوں کہ اس وقت نہ تو آپ کا جامعہ سلفیہ اور نہ جامعہ اشرفیہ، نہ دار العلوم دیوبند سہارن پور اس مرض کا مداوا ہیں۔ جو جسم ملت کو ناسور کی طرح کھائے چلا جا رہا ہے۔"

(الاعتصام ۱۹/۸/۶۶ ص ۲۲)

مولانا قصوری نے عیسائیت کے فتنہ عظیم کے مقابلہ کے لئے دو باتیں فرمائی ہیں۔ اول یہ کہ حکومت کو اس فتنہ کے استیصال کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے اور دوسرے خود مسلمان اہل علم حضرات کو تقاضائے وقت کے مطابق اپنا نظام تبدیل کر دینا چاہیئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان میں عیسائیت کی سرگرمیوں کے کچھ پہلو ایسے بھی ہیں۔ جن کا نوٹس حکومت پاکستان کو بھی لینا چاہیئے۔ ایک پہلو یہ ہے کہ مغربی اقوام جو خطرناک نہ صرف اسلام کے دشمن ہیں بلکہ اپنی تدابیر سے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ تمام ایشیائی اقوام کو اپنا متعقد رکھنا چاہتی ہیں۔ اس ذریعہ سے جاسوسی کا کام بڑی آسانی سے لے سکتی ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ لیتی ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تمام عیسائی ایسے ہیں مگر بطور پاکستانی شہری کے عیسائیوں کے حقوق بھی یہاں محفوظ ہونے چاہئیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ ہر عیسائی کو بنگاہ اشتباہ دیکھنا چاہیئے مگر پھر بھی ملکی مفاد کے پیش نظر چوکس رہنا ضروری ہے۔ ویسے تو بہت سے مسلمان کہلانے والے بھی ایسے یہاں موجود ہیں جن کو صحیح معنوں میں پاکستان کا خیر خواہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور اس امر میں مسلمان۔ ہندو۔ سکھ اور عیسائی میں کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہیئے مگر مسلمانوں کو ہمارے اہل علم حضرات نے بعض اسلامی قوانین کی غلط توجیہات سے بے حد بدظن کر رکھا ہوا ہے۔ اس لئے اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ غیر مذاہب والے پاکستان سے اتنی دلچسپی نہ رکھتے ہوں جتنی دلچسپی کسی کو اپنے عزیز وطن سے ہونی چاہیئے۔ اس لحاظ سے تو واقعی حکومت کو جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔ اور ہوشیار رہنا چاہیئے۔

مگر جہاں تک خالص دین کا تعلق ہے یا تعلیمی اور خدمت خلق کے اداروں کا تعلق ہے اس کا مقابلہ کرنا خود مسلمان اہل علم حضرات کا فرض ہے نہ کہ حکومت کا۔ جیسا کہ خود مولانا قصوری نے بھی فرمایا ہے آپ کی رائے میں موجودہ اسلامی تعلیمی ادارے اس مرض کا علاج نہیں کر سکتے اور نہ یہ موجودہ علماء کے بس کا روگ ہے۔ آپ نے جو تجویز پیش کی ہے وہ انہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔

"کھل کر کیوں نہ کہہ دوں کہ وقت کے موجودہ عربی مدارس چاہے وہ جماعت اہلحدیث کے ہوں یا برادران احناف کے ہوں وہ ملت کے روگ کا علاج نہیں ہیں۔ تمام نظام بالکل فرسودہ ہو چکا ہے اور وقت پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ان دینی درسگاہوں کی بجائے آپ مدارس کا سلسلہ جاری کریں

آخری اپیل

میں پورے زور اور الفاظ کی پوری قوت کے ساتھ اپنی جماعت کے بزرگوں اور راہنماؤں کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ وہ اس بارے میں سبقت کریں اور جامعہ سلفیہ لائل پور، جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔ جامعہ تقویۃ الاسلام لاہور اور دوسرے جماعتی مدارس کو نئی الفور دنیوی درسگاہوں میں بدل دیں۔ جو دنیوی تعلیم کے لحاظ سے کسی بہتر سے بہتر مشنری اسکول سے کم نہ ہوں۔ جس کے معلم اور معلمات اخلاق و آداب میں سچے مسلمان ہوں اور وہ صرف کتابوں کی طرف توجہ نہ کریں بلکہ عملی تربیت پر توجہ کریں۔ اور اس نقطہ نگاہ سے کام کریں کہ بچہ میٹرک پاس کرنے کے ساتھ علمی اور عملی طور پر سچا مسلمان ہو بالخصوص میں جماعت اہلحدیث مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کے ارکان کی خدمت میں پورے ادب کے ساتھ خدا و رسول کے نام پر درخواست کروں گا۔ کہ وہ سب سے پہلے جامعہ سلفیہ لائل پور میں یہ انقلاب پیدا کریں اس کے ساتھ یہ بھی عرض کر دوں کہ یہ مدارس اگر اس نہج پر چلائے جائیں تو یہ بہت تھوڑے عرصے میں اپنا بوجھ خود اٹھالیں گے اور مجلس منتظمہ کو روز کی پریشانیوں سے نجات دے دیں گے۔"

(ہفت روزہ الاعتصام ۱۹ اگست ۶۶ء)

ہمیں اس تجویز سے اختلاف کی ضرورت نہیں۔ ہم یہاں جو کچھ لکھنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ عیسائیت کے فتنہ عظیم کے مقابلہ کے لئے جو چیز اشد ضروری ہے وہ علم الکلام کی تبدیلی ہے۔ اگر عقیدہ یہی رہنا ہے کہ سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہی آخری زمانہ میں بنفس نفیس زمین پر نازل ہو کر اور امت محمدیہ کا فرد بن کر عیسائیت کا استیصال کریں گے تو اس عقیدہ کے ساتھ عیسائیت کو نقصان پہنچنا تو الگ رہا الٹا عیسائیت کی جڑیں اور بھی مضبوط ہوتی چلی جائیں گی۔ اور تمام کی تمام تدابیر دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ ہمیں یہاں زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں۔ تاہم ہم اپنے پورے زور اور الفاظ کی پوری قوت کے ساتھ درخواست کریں گے کہ اس بارہ میں جو علم الکلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا ہے۔ اس کو اختیار کئے بغیر اس فتنہ کا استیصال ناممکن ہے۔

خطبۂ نکاح

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء

۱۰ اگست ۱۹۶۶ء بروز بدھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز ظہر مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:-

۱۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کے صاحبزادہ کیپٹن ڈاکٹر خالد سعید احمد صاحب کا نکاح رخشیدہ بانو چوہدری بنت بریگیڈیر ناصر احمد صاحب چوہدری سے ۱۰ ہزار روپیہ مہر پر۔

۲۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب موصوف کی صاحبزادی عطیہ چوہدری کا نکاح مکرم ڈاکٹر ظفر محمود صاحب ولد خان صاحب قاضی محمد اکرم صاحب مرحوم سے پندرہ ہزار روپیہ مہر پر۔

اس موقع پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ احباب کے استفادہ کیلئے شائع کیا جا رہا ہے۔

(خاکسار مرتب محمد صادق سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں

مردوں کی بعض اہم اور بنیادی ذمہ داریوں

کی طرف ہمیں متوجہ کرتے ہوئے فرماتا ہے

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم نے مرد کو عورت کا نگران اور محافظ مقرر کیا ہے۔ کس چیز کی نگرانی کرنی ہے؟ اور کس چیز کی حفاظت کرنی ہے؟ اس کے متعلق اسی آیہ میں آگے چل کر ہمیں یہ بتایا کہ عورت کی جسمانی نشوونما اور تربیت اور صحت وغیرہ کی نگرانی کا کام مرد پر ڈالا گیا ہے اس لئے ڈالا گیا ہے کہ عام طور پر معاشرہ انسانی میں مرد کمانے والا اور خرچ کرنے والا ہے۔

ہمیں بطور خاوند یا بطور باپ یا بعض اوقات بطور بڑے بھائی یا کسی بڑے رشتہ دار کی حیثیت سے

یہ ذمہ داریاں

نبھانی پڑتی ہیں کہ ان مستورات کو جو بیوی کی حیثیت میں یا جو بیٹی کی حیثیت میں یا جو چھوٹی بہن کی حیثیت میں ہمارے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اور ہماری زیر نگرانی ہیں۔ ہماری حفاظت میں ہیں ان کی صحت کا ہم خیال رکھیں ان کی جسمانی نشوونما کا ہم خیال رکھیں کیونکہ ہم خرچ کرنے والے ہیں اور خرچ کی راہ بھی اس میں بتا دی کہ خرچ کرتے وقت فضولیات کی بجائے ضروری چیزوں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ اس طرح اسلام ایک صحت مند معاشرہ کی بنیاد رکھتا ہے۔

اس کے خلاف

اس وقت بڑا رجحان ہے

بڑی رو پائی جاتی ہے۔ مغربی تہذیب اخراجات کو ان راستوں سے ہٹا کر جو اسلام نے بتائے ہیں دوسری طرف لے جانا چاہتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم صرف خرچ کی ان راہوں کو اختیار کرو جو ہم نے تمہیں بتائے ہیں۔ اور وہ ضروریات زندگی ہیں۔ اور وہ وہ خرچ ہیں جن کے نتیجہ میں تمہاری اپنی صحتیں قائم رہیں اور ان عورتوں کی صحتیں قائم رہیں جن کا تمہارے ساتھ کوئی رشتہ اور تعلق ایسا ہے جس کی وجہ سے وہ تمہاری زیر نگرانی ہو جاتی ہیں اور ان کی تربیت جسمانی اس رنگ میں ہو کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو نبھا سکیں۔ مثلاً قرآن کریم نے

اپنا ایک فیملی پلیننگ

بھی دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اس فیملی پلیننگ کی سکیم پر عمل کرتے جو قرآن کریم نے دنیا کے سامنے رکھی ہے۔ ہم اس سلسلہ میں بھی غیر قوموں سے بھیک مانگتے ہیں اور ان کے خیالات کو جاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قرآن کریم کی فیملی پلیننگ میں صحت کے لحاظ سے (یعنی بچہ کی صحت اور ماں کی صحت ہر دو کے لحاظ سے) یہ حکم دیا ہے۔ اور یہ تعلیم دی ہے کہ دو بچوں کا فاصلہ کم سے کم تیس (۳۰) مہینوں کا ہونا چاہیئے۔ اور اگر زیادہ خیال رکھنا ہو یا زیادہ کی ضرورت ہو مثلاً ماں کی صحت اچھی نہ ہو تو قریباً تین سال یا سوا تین سال کا عرصہ بنتا ہے۔

یہ امر قرآن کریم نے باقاعدہ ایک واضح سکیم کی صورت میں ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اگر

اس بات کا خیال رکھا جائے

تو جائز فیملی پلیننگ بن جاتا ہے۔

قرآن کریم اس بات کو تو پسند نہیں کرتا کہ انسان خدا کی بجائے دنیا کا رازق بننے کی کوشش کرے اور یہ کہے کہ چونکہ کھانے کو نہیں اس لئے نسل کم ہونی چاہیئے لیکن قرآن کریم یہ ضرور کہتا ہے کہ ہم نے معاشرہ کی صحت تمہاری صحت اور بچے کی نشوونما کے لئے کچھ قواعد مقرر فرمائے ہیں ان کو مدنظر رکھو۔

اس کے نتیجہ میں بھائی بھائی اور بھائی بہن کے درمیان جب تین چار سال کا فاصلہ ہوگا تو

بچوں کی تعداد

خود بخود محدود ہو جائے گی جبکہ اس تعلیم پر عمل نہ کرتے ہوئے بہت سے لوگوں کے ہاں ہر سال ایک بچہ ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہم ہر سال بچے کی اجازت نہیں دیتے کم از کم تیس مہینے کا فاصلہ ہونا چاہیئے اور ضرورت ہو تین سال یا سوا تین سال کا ہونا چاہیئے اور اس سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ اگر مثلاً ماں بیمار ہو۔ اگر بچہ کی صحت ایسی ہے کہ ماں کو اس بچے کی نگہداشت پر زیادہ توجہ اور وقت دینا چاہیئے۔ وہ دو، اگر دو پہلے ہوں تو تین، اگر تین پہلے ہوں تو چار بچوں کی نگہداشت نہیں کر سکتی۔ تو زائد بوجھ اس پر نہ ڈالو۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ ہم نے تمہیں (مردوں کو) معاشرہ میں

کمانے والا حصہ بنایا ہے

اور اس وجہ سے کہ تم خرچ کرتے ہو ناجائز فائدہ نہ اٹھانا بلکہ یہ یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوّام بنایا ہے اور قوّام کی حیثیت سے جو ذمہ داریاں تم پر عاید ہوتی ہیں وہ تمہیں نبھانی چاہئیں

قوّام کی دوسری شکل (روحانی) یہ بنتی ہے۔ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ کہ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے رشتہ میں میاں بیوی ہوں، باپ اور ماں ہوں، یا بھائی اور بہن ہوں ان سب میں مرد کو مؤثر بنایا ہے۔ یعنی یہ اثر ڈالنے والا ہے اور عورت اثر کو قبول کرنے والی ہے۔ یہ

ایک جزوی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر دی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ایک بہت بڑی ذمہ داری مرد پر ڈالی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں یہ فضیلت دی ہے کہ تم اثر انداز ہو۔ اور عورت چاہے بیوی ہو۔ چاہے بیٹی ہو۔ چاہے ماں ہو تمہارے اثر کو قبول کرتی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں بہت سے ایسے اعمال بجا لاتی ہے کہ اگر تمہارا اثر غلط ہوگا تو اس کے وہ اعمال بھی درست نہ ہوں گے۔

فرمایا۔ چونکہ قوّام اور مؤثر ہونے کا مقام تمہیں عطا کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم تمہیں کہتے ہیں کہ تم اپنی ذمہ داری کو اسی وقت نبھانے والے ہو گے جب وہ عورتیں جو تمہارے اثر کے نیچے ہیں الصّٰلحٰت ہوں، قانتات ہوں، حافظات للغیب ہوں۔ اگر تمہارے اثر کے نیچے آنے والی عورت صالحہ نہیں۔ اگر وہ قانتہ نہیں۔ اگر وہ غیب کی حفاظت کرنے والی نہیں تو اس سے یہ ثابت ہوگا کہ تم پر جو

قوّام کی ذمہ داری

عائد کی گئی تھی، تم نے اسے نبھایا نہیں۔ اور اس کے لئے تم ہمارے سامنے جوابدہ ہو گے۔ اس لئے ڈرتے ڈرتے اور بڑی احتیاط کے ساتھ اپنی زندگی کو گزارو تا

اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہو اور اس کی نعمتوں اور اس کے فضلوں اور اس کی برکات کو حاصل کرنے والے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کر کے ان تمام برکات اور نعمتوں کا وارث بنائے جن کا تعلق قرآن کریم کے ساتھ اور اس کی تعلیم کے ساتھ ہے۔

اِس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔

ہر دو خاندانوں کا پرانا اور گہرا تعلق

ذاتی طور پر بھی میرے ساتھ ہے اور جماعتی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے ان خاندانوں کو قربانیوں اور ایثار کی توفیق عطا کی ہے جیسے کہ پہلے بھی مَیں نے کئی بار کہا ہے (نکاح کے موقعوں پر) کہ اس کے نتیجہ میں ہم پر پہلی اور آخری ذمہ داری جو عائد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور

عاجزانہ دُعائیں

کرتے رہیں کہ جو نئے نئے رشتے جماعت میں قائم ہو رہے ہیں ان کے وہ ثمرات نکلیں جو ثمرات اللہ تعالیٰ اسلام میں ان رشتوں کے نتیجہ میں نکالنا چاہتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق عمل کیا جائے۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب و قبول کروایا اور رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم چوہدری اللہ دین صاحب بوجہ ٹائیفائیڈ عرصہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار غلام محمد حق
معلم وقفِ جدید چک ۱۶۶ محمود آباد
تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

۲۔ میرا بھتیجہ مسعود احمد تیز بیمار ہے اس نے اس سال میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور وظیفہ کا مستحق قرار پایا ہے۔ احباب اس کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرماویں
رشید احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ
ننکانہ صاحب

۳۔ میری باجی سلیمہ اختر نے ایم۔ اے (عربی)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام

احبابِ جماعتِ احمدیہ فجی کے نام

نوٹ:۔ یہ پیغام بذریعہ ٹیپ ریکارڈ بوساطت مکرم عبد القدوس صاحب آف فجی آئی لینڈ مؤرخہ ۳۰ر مئی ۱۹۶۶ء کو دیا گیا۔

جزائر فجی میں رہنے والی وہ سعید روحو! جنہیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچاننے کی توفیق عطا کی ہے!

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک انوکھے مقامِ نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ آپ سے پہلے اِس قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہوا اِس لئے جماعتِ احمدیہ میں سے بھی بعض غلط فہمی کا شکار ہو گئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی نئی شریعت لے کر مبعوث نہیں ہوئے قرآن کریم یا اس کے کسی حکم کو آپ نے منسوخ نہیں کیا بلکہ قرآن کریم ـــ تمام احکامِ قرآن کو دنیا میں قائم کرنا آپ کی بعثت کی غرض تھی۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" یعنی بعثت کی غرض ہی احیائے دین اور قیامِ شریعت ہے۔

آپؑ نے جو کچھ بھی حاصل کیا وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نُور سے حاصل کیا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا آسمان سے ایک دُودھ اُترا ہے اُسے سنبھال کر رکھو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ بنی نوع انسان کو ایک خالص دودھ عطا کیا گیا تھا۔ یہ دودھ جو آسمان پر سے آپ کے لئے نازل ہوا تھا اس میں کسی قسم کے مضرِ صحت کیڑے نہیں پائے جاتے تھے لیکن بعد میں مسلمانوں میں سے بعض لوگ بدقسمتی کی وجہ سے قرآنِ کریم کو چھوڑ کر رسم و رواج یا اپنی عقل کے پھندے میں پھنس گئے اور انہوں نے اپنی طرف سے بہت کچھ شریعتِ اسلامیہ میں ملانا شروع کر دیا۔

اِس کے نتیجہ میں وہ دودھ ـــ خالص دودھ ـــ جو آسمان سے نازل ہوا تھا اس میں ملاوٹ پڑ جانے کی وجہ سے ـــ بالکل وہ دُودھ خراب ہو گیا اور روحانی صحت پر اس کا بد اثر پڑنا شروع ہوا ـــ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے پھر اُسی دُودھ کو ایک خالص شکل میں، بنی نوع انسان کے سامنے پیش کیا ہے۔

اور چونکہ آپؑ نے فنا فی اللہ اور فنا فی الرّسولؐ کا وہ مقام حاصل کیا جو اُمّتِ محمدیہ میں سے کسی بزرگ نے آپ سے پہلے حاصل نہ کیا تھا اور جسے آئندہ بھی اُمّتِ محمدیہ کا کوئی بزرگ حاصل نہ کر سکے گا اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو نبی کا نام عطا کیا گیا اور رسولؐ کا نام عطا ہوا اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" میں بڑی وضاحت کے ساتھ تشریح فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ جو لوگ میری طرف نبوت کو اِس معنے میں منسوب کرتے ہیں کہ گویا مَیں قرآنِ کریم کو یا اس کے بعض احکام کو منسوخ کرنے والا ہوں، یا مَیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں کھڑا ہو کر نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں وہ مجھ پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں۔

اِسی طرح وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں، یا جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے الہامات میں مجھے نبی اور رسول کا نام نہیں دیا گیا وہ بھی غلطی خوردہ ہیں۔ مَیں کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آیا۔ مَیں قرآن کے کسی حکم کو منسوخ نہیں کرتا لیکن اُمّتِ محمدیہ میں سب سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض حاصل چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں نے کیا اِس لئے اللہ تعالیٰ نے مقامِ نبوت اور مقامِ رسالت مجھے عطا کیا اور مجھے وہ طاقتیں اور قوتیں اور استعدادیں اور علوم اور الٰہی نشانات عطا کئے جس کے نتیجہ میں مَیں اپنے اِس مقصد میں اور اِس مشن میں کامیاب ہوں گا کہ پھر سے اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کروں۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اِس کتاب کو ہمیشہ زیرِ مطالعہ رکھیں تا کہ اُن کو اپنی ذمہ داری کا احساس بھی ہمیشہ رہے۔

اللہ تعالیٰ نے آسمان پر یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرے گا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو ضرور پورا ہو گا لیکن اس نے ہم پر فضل فرماتے ہوئے ہم سے یہ چاہا ہے اور امید رکھی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اِس منصوبہ اور سکیم میں خود بھی کوشش کرنے والے ہوں اور ہر قسم کی قربانیاں دینے والے ہوں، اور خدا اور اُس کے رسولؐ کی خاطر دنیا کی تکالیف برداشت کرنے والے ہوں، اور ایثار کا نمونہ پیش کرنے والے ہوں، اور اسلام کو اپنی زندگیوں میں ظاہر کرنے والے ہوں، قرآن کریم سے پیار کرنے والے ہوں، توحید پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہوں، قرآن کریم کے ساتھ دل سے محبت کرنے والے ہوں، اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عزت اِس طرح اپنے دِلوں میں قائم کرنے والے ہوں کہ اُس نُور کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ہمارے ماحول کو بھی منوّر کر دے۔

پس اے میرے عزیز بھائیو! آپ جو دُور دراز علاقوں، جزائر فجی میں رہنے والے ہیں! آپ اپنی ذمہ داریوں کو کبھی نہ بھولیں۔ باہم پیار اور محبت سے رہیں اور اُس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں جس مقصد کے لئے جماعتِ احمدیہ کا قیام ہوا ہے۔

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

٭ فائنل اور میرے بڑے بھائی عبد المومن صاحب نے ادیب کا امتحان دیا ہے چھوٹے بھائی عبد الباسط اور بہن امۃ السلام نے ایف۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(امۃ الباری ماجدہ۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

عقیدۂ الوہیتِ مسیح کے دلائل کا تجزیہ

(مکرم آغا سیف اللہ خانصاحب مربی سلسلہ احمدیہ رحیم یار خان)

(۳)

۹۔ مکتوبات پولوس کا یہ جملہ بھی الوہیت مسیح کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے کہ وہ ان دیکھے خدا کی صورت اور وہ ساری خلقت کا پلوٹھا ہے۔ کلسیوں ۱/۱۵ وہ اس کے جلال کی رونق اور اس کی ماہیت کا نقش ہے عبرانیوں ۱/۳۔ یہ امر عیاں ہے کہ مسیح کو چونکہ پولوس خدا نہیں بلکہ ان دیکھے خدا کی صورت کہتا ہے پولوس تو یہ کہتا ہے کہ خدا کے وجود کو دیکھنا ہی ناممکن ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے بقاء صرف اسکو ہے اور وہ اس نور میں رہتا ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی اسے کسی انسان نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ بائبل بتاتی ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پہ پیدا کیا (۱ تیمتھیس ۶/۱۶ پیدائش ۱/۲۷) مسیح کا شاگرد یعقوب کہتا ہے کہ سب آدمی خدا کی صورت پہ پیدا کئے گئے ہیں اور یہ بھی یقینی امر ہے کہ مختلف اولیاء اللہ میں متفرق الٰہی صفات اپنے اپنے ظرف کے مطابق جلوہ گر ہوتی ہیں اور حضرت مسیح اپنے ظرف کے مطابق اپنے زمانہ میں خدا کی پاک و نفیس صورت اور برکات و صفات الٰہیہ کا مظہر تھے

۱۰۔ مکاشفہ کی کتاب سے بھی ایک جملہ الوہیت مسیح کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جس طور پر خدا تعالیٰ کے لئے ازلیت و ابدیت کی صفات آئی ہیں اس طرح یہی صفات مسیح نے اپنے لئے بیان کی ہیں۔ چنانچہ مسیح کے متعلق لکھا ہے کہ میں اوّل اور آخر اور زندہ ہوں میں مرگیا تھا اور دیکھو ابدالآباد تک زندہ رہونگا۔ ۱/۱۷-۱۸

مکاشفہ کسی نامعلوم شخص کی ایک خواب ہے۔ جس میں مذکورہ شکل و مشابہت والے شخص سے مراد مسیح لئے جاتے ہیں۔ اس سارے استدلال کی بنیاد اس امر پہ رکھی گئی ہے کہ "مذہب کے معاملہ میں عقل کا کیا کام"! ورنہ پادری صاحبان کبھی بھی "بالائے عقل" خرافات استقراء مسئلہ الوہیت مسیح کی بنیاد ایسے مبہم اور غیر یقینی بیانات پہ نہ رکھتے۔ در اصل عیسائیوں نے مسیح کو اللہ پہلے قرار دے لیا ہے اور بعد میں اس کی وجوہ کی تلاش میں بے سود کوشش کے نتیجہ میں ایسے مبہم دلائل اکٹھے کئے ہیں عدل و رحم کے الفاظ خدا کے لئے مستعمل ہیں اور انسانوں کے لئے بھی لیکن کبھی کسی کے ذہن میں واہمہ تک بھی پیدا نہیں ہوا کہ فلاں انسان بوجہ اپنی صفات رحم و عدل کے خدا بن گیا ہے انسانی اور خدائی صفات میں غیر محدود تفاوت ہے۔ جو الفاظ خدا تعالیٰ کیلئے غیر محدود معانی رکھتے ہیں وہی جب انسانوں کیلئے استعمال ہوتے ہیں تو بوجہ انکی بشریت کے انکے معانی ان کے مناسب حال محدود ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ یوحنا ایک جگہ خدا کے متعلق رقمطراز ہے:۔

"خدا ہمارے دل سے بڑا ہے اور سب کچھ جانتا ہے"۔ پھر ایسے ہی الفاظ وہ ایماندار وں کے متعلق لکھتا ہے:۔

"اور تم کو تو اس قدوس کی طرف سے مسح کیا گیا ہے اور تم سب کچھ جانتے ہو" ۱۔ یوحنا ۲/۲۰ کیا ایمانداروں کا علم بھی اتنی ہی وسعت رکھتا ہے جیسے خدا کی علام الغیوب ذات؟ معلوم ہوا کہ تفاوت مراتب کی بناء پر الفاظ کے معانی میں بھی تفاوت پیدا ہو جاتا ہے۔ الوہیت مسیح کی بحث میں اناجیل اربعہ اور مکتوبات کے سمجھنے میں یہ نکتہ نہایت کارآمد اور مفید ہے۔ ازلیت اور ابدیت خدا کی صفات مسلمہ ہیں اسلئے اوّل و آخر کے الفاظ سے بغیر کسی مزید تشریح اور وضاحت کے خدا کی ازلیت و ابدیت ثابت ہوتی ہے لیکن مسیح کے لئے ازلیت و ابدیت کے ثبوت میں اس فقرہ سے استدلال اس وقت تک ناممکن ہے جب تک مسیح کو پہلے اللہ ثابت نہ کر لیا جائے۔ بشریت مسیح کے قائل تو اہل تثلیث بھی ہیں متنازعہ فی مسئلہ الوہیت مسیح کا ہے لہذا الوہیت مسیح کے ثبوت میں اس جملہ کو بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا۔ عہدنامہ جدید اس امر کا مؤید ہے کہ جو صفات خدا تعالیٰ کے حق میں مستعمل ہیں وہ بعض دفعہ "غیر اللہ" کے لئے بھی استعمال ہو جاتی ہیں لیکن مراد محدود معانی ہوتے ہیں۔ اوّل فقرہ میں اوّل اور آخر کے الفاظ قادر مطلق کے الفاظ سے مل کر ازلیت کے معانی دیتے ہیں۔ لیکن پادریوں کے زعم میں جہاں یہ الفاظ حضرت مسیح کے حق میں استعمال ہوئے ہیں۔ وہاں قادر مطلق کے الفاظ نہیں پائے جاتے جو اس بات کا ثبوت ہیں۔

میں مرا اور جیا کے الفاظ بھی صریحاً بتاتے ہیں کہ اوّل و آخر کے الفاظ کسی انسان کے حق میں مصنف مکاشفہ نے لکھے ہیں نہ کہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود ازلی ابدی ذات کے بارے میں اس بیان کو یہ امر یقیناً مزید تقویت دیتا ہے کہ مکاشفہ کے مصنف کے نزدیک مسیح اللہ نہ تھے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ خدا اور مسیح کے درمیان ہمیشہ امتیاز روا رکھتا ہے اور اس کے مرتبہ کو خدا سے کمتر قرار دیتا ہے۔ کتاب کے ابتداء میں ہی وہ تحریر کر دیتا ہے۔

"یسوع مسیح کا مکاشفہ جو اسے خدا کی طرف سے ہوا"

پھر وہ لکھتا ہے:۔ یسوع مسیح نے ہم کو اپنے خدا اور باپ کے لئے کاہن بنایا ۱/۶ نیز ہم دیکھتے ہیں کہ اس مکاشفہ میں مسیح بتکرار قادر مطلق باپ کو اپنا خدا کہتے ہیں:۔

"میں اسے جو غالب آئے اپنے خدا کے مقدس میں ایک ستون بناؤں گا وہ پھر کبھی باہر نہیں نکلے گا اور میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر کا نام یعنی اس نئے یروشلم کا نام جو میرے خدا کے پاس سے آسمان سے اترنے والا ہے اور اپنا نیا نام لکھوں گا" ۳/۱۲ ان سطور کی موجودگی میں مصنف مکاشفہ کے متعلق ہم تصور بھی کر سکتے ہیں کہ وہ مسیح کی الوہیت کا قائل تھا؟ پس جو کچھ بھی اس نے تحریر کیا ہے اس کے معانی بھی بشریت مسیح کو مدنظر رکھتے ہوئے کئے جائیں گے۔

بعض عیسائیوں کے نزدیک ان فقرات میں مسیح کو روحانی طور پر کلیسیا کا اوّل و آخر قرار دیا گیا ہے ادیسمس تفسیر یوحنا ۲۵ میں لکھتا ہے:۔

"یہ ظاہر ہے کہ مکاشفہ میں مسیح کو پہلا اور پچھلا کہا گیا ہے کیونکہ وہ آغاز و انجام اس کلیسیا کا ہے جس کی بنیاد اس کی آمد پہ پڑی اور جس کا انجام بخیر اس کی دوسری آمد پہ ہو گا۔

(بحوالہ الوہیت مسیح و تثلیث کی تنقیح صفحہ ۹۵)

مقامِ عشق

دل میں جب اُن کی محبّت کا شرر ہوتا ہے
ذرّہِ خاک بھی صدر شکِ قمر ہوتا ہے

کیا کہوں کتنی بلندی پہ گزر ہوتا ہے
جب ترے در پہ جھکا یا ہوا سر ہوتا ہے

چشمِ عاشق میں جو ہوتا ہے لگن کا آنسو
نہ ستارہ کوئی ایسا، نہ گہر ہوتا ہے

پھول ہو جاتے ہیں سب شرم سے پانی پانی
صبح جب اُنکا گلستاں سے گذر ہوتا ہے

لوگ کرتے ہیں اُسے آہ! جفا سے تعبیر
جب کرم اُن کا بہ اندازِ دگر ہوتا ہے

زندگی کاش مری ایسا صدف ہو جس میں
عشق کا خاص درخشندہ گہر ہوتا ہے

ڈاکٹر محمود الحسن
ایبٹ آباد

مختلف مقامات پر تربیتی جلسے

چک ۶/۱۱-ایل ضلع منٹگمری

۱۵ تا ۱۷ اگست تین دن کا میاب تربیتی جلسے مسجد احمدیہ چک ۶/۱۱-ایل میں ہوئے ہیں۔

پہلا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۵ اگست کو مسجد احمدیہ چک ۶/۱۱-ایل میں بعد نماز عشاء جلسہ شروع ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم رشید احمد صاحب سلیم معلم وقف جدید نے کی اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری نے پون گھنٹہ تقریر فرمائی اور منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

دوسرا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۶ اگست کو مسجد احمدیہ ۶/۱۱-ایل میں ہی بعد نماز عشاء جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو معلم صاحب وقف جدید نے کی اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔

تیسرا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۷ اگست کو مسجد احمدیہ ۶/۱۱-ایل میں ہی بعد نماز عشاء جلسہ شروع ہوا۔ مکرم محمد انور صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز کیا۔ اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری نے ایک گھنٹہ لیکچر دیا۔

یہ تینوں جلسے مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد مکرم نصر اللہ صاحب کی زیر صدارت ہوئے۔ اور ان میں حاضری بہت اچھی تھی بعض غیر از جماعت دوستوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے دلچسپی لی اور پروگرام سے فائدہ اٹھایا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان جلسوں کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار رشید احمد ناظم چک ۶/۱۱-ایل)

نور نگر فارم

مورخہ ۲۰ اگست ۶۶ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ نور نگر فارم ضلع تھرپارکر کا ایک اہم تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم ماسٹر مولا بخش صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد منعقد ہوا۔ مکرم محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریکات اور ہماری ذمہ داریاں" پر تقریر فرمائی۔ انہوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن عارضی وقف اور قرآن مجید سیکھنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ ان کے بعد مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب نے "جماعت احمدیہ کی تنظیم" کے موضوع پر احباب جماعت کو خطاب فرمایا۔ آخر پر صاحب صدر نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

نمائندہ "الفضل" سے تعاون کرنیوالے احباب

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے توسیع اشاعت "الفضل" کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی مختلف مقامات کا کچھ عرصہ سے دورہ کر رہے تھے۔ الحمد للہ کہ نمائندہ الفضل کا یہ دورہ ہر اعتبار سے کامیاب رہا اور مخلص احباب کے تعاون سے جہاں بہت سے احباب نے اپنے نام الفضل جاری کرایا۔ وہاں دیگر مستحق اصحاب اور پبلک لائبریریوں کے نام الفضل جاری کرنے کے لئے اکثر بھائیوں اور بہنوں نے اعانت بھی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے سب مخلصین کو جزائے خیر دے اور اپنے فضل سے ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

نمائندہ الفضل سے تعاون کرنے والے بعض احباب کے اسمائے گرامی ہم نے الفضل کی گذشتہ دو تین اشاعتوں میں دئے ہیں مزید احباب و خواتین کے نام ہم آج کے پرچہ میں شائع کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان سب تعاون کرنیوالے بھائیوں اور بہنوں کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے ان کے اخلاص میں اور بھی برکت ڈالے اور ان کی اولادوں کو احمدیت کا سچا اور مخلص خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العالمین۔

مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ مقیم رحیم یار خان
〃 رشید احمد صاحب ناصر جیکب آباد
〃 حمید اللہ صاحب ٹھیکیدار لاڑکانہ
۳ محترمہ امۃ السلام صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پرانا سکھر
۴ عزیزم خواجہ خالد رشید صاحب پرانا سکھر
مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ڈیری فارم گرونڈی ضلع نواب شاہ
〃 میاں لال الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ 〃
〃 سیٹھ محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ نواب شاہ
عزیز عبد الحی صاحب سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج نواب شاہ
محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ 〃
محترم ملک کریم الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ حال بدین ضلع حیدر آباد
〃 ملک عبد المالک صاحب ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ 〃

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

تحریک جدید درصل اسلام کے احیاء کا نام ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے ...... اور یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہمیں ایک پرانی چیز کو نئی کہنا پڑا کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو چکے تھے اور وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرز زندگی کی بالکل وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی طرز زندگی کی شکل تھی۔ مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے (انشاء اللہ) اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے"!!

(الفضل خطبہ نمبر ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

انتخاب صدر ——— سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اخاء ۱۳۴۵ / اکتوبر ۱۹۶۶

خدام الاحمدیہ کے صدر کا انتخاب قواعد کے مطابق دو سال کے لئے ہوتا ہے۔ سالانہ اجتماع ۶۴ء کے موقعہ پر یہ انتخاب ہوا تھا۔ جس کی میعاد ۳۱ اکتوبر سنہ ۶۶ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے آئندہ دو سال کے لئے صدر مجلس کا انتخاب ضروری ہے۔ چنانچہ امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آئندہ دو سال کے لئے صدر مجلس کا انتخاب ہوگا۔

انتخاب صدر کے لئے دستور اساسی کے قواعد ۵۶ تا ۶۰ اور ۶۳ اور ۷۳ موجود ہیں۔ ان قواعد کے تحت مجالس اپنے اپنے ہاں مشورہ کر کے اپنے نمائندگان کو ہدایت کر دیں۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۷ اگست کو مجھے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور عمر دراز عطا کرے۔

(زاہد احمد خان منہاس از ملتان)

۲- میاں محمد عبد القیوم صاحب بی۔ اے کو کُنڈہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار محمد عیسیٰ خان)

دعائے مغفرت

میرے تایا منشی غلام نبی صاحب بٹ ولد نظام دین صاحب ٹھیکیدار آف لوہیری والہ تحصیل وزیر آباد مورخہ ۹۹ ۹ کو اچانک دل کا دورہ پڑنے سے ہمیں داغ مفارقت دیکر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم بہت مخلص احمدی تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین۔ نیز ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بشارت احمد بٹ)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۳۶۱

میں مسماۃ شمشاد اختر زوجہ چوہدری محمد اشرف صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ڈاکخانہ خاص صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱۔ چوڑیاں طلائی ۳ تولہ ۲ ماشہ
۲۔ انگوٹھی طلائی ۶ ماشہ
۳۔ کانٹے طلائی ایک تولہ
۴۔ گلوبند طلائی تین تولہ۔
کل وزن ۷ تولہ ۱۰ ماشہ
مالیتی :- ۱۰۳۲ روپے

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار پانچ صد روپیہ۔ میں اپنی جائداد بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی زندگی میں جو جائداد پیدا کروں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میرے مرنے پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ : شمشاد اختر۔

گواہ شد: چوہدری محمد اشرف خاوند موصیہ موضع گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ حال ڈیفنس معرفت سی ایم ایچ راولپنڈی

گواہ شد: نصیر احمد ناصر مربی اصلاح وارشاد۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۳۶۲

میں عبد العزیز ولد سراج الدین قوم کھوکھر پیشہ سبزی کار عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن راولپنڈی ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

۱۔ زرعی زمین اڑھائی گھماؤں واقع کوٹ کوڑا ضلع سیالکوٹ۔ موجودہ مالیت تین ہزار ساڑھے سات سو روپے (۲) ایک مکان خام واقع کوٹ کوڑا موجودہ قیمت ۲۱/۲ صد روپے

میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: عبد العزیز معرفت عبد الکریم دکاندار ۹۷/۲ ظفر الحق روڈ کریانہ سٹور۔ راولپنڈی

گواہ شد: چوہدری عبد الکریم ظفر الحق روڈ۔ کریانہ سٹور راولپنڈی

گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا راولپنڈی

مسل نمبر ۱۸۳۶۳

میں عمر بی بی زوجہ عبد العزیز قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن راولپنڈی ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد یا آمد نہیں۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ دو صد پچیس روپے جو بذمہ خاوند ہے۔

۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے:-
کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۲۵/-
انگوٹھیاں طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۲۵/-
کل میزان ۲۵۰/-

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نشان انگوٹھا عمر بی بی معرفت عبد الکریم دکاندار ظفر الحق روڈ۔ راولپنڈی۔

گواہ شد: عبد العزیز خاوند موصیہ

گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۱۸۳۶۴

میں مریم بانو زوجہ خواجہ ظہور الدین بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۱ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن گوجر خان ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے

۱۔ حق مہر مبلغ اٹھارہ صد روپے جو ابھی بذمہ خاوند واجب الادا ہے

۲۔ کنگن طلائی وزنی چار تولے
چوڑیاں طلائی وزنی دو تولے
انگوٹھیاں طلائی وزنی ایک تولہ

کل وزن ۸ تولے مالیت ایک ہزار روپے

ایک مکان پختہ واقعہ وارڈ نمبر ۶ گوجر خان ضلع راولپنڈی۔ اس مکان کی موجودہ مالیت مبلغ گیارہ ہزار روپیہ ہے۔ اس مکان میں نصف حصہ میرا ہے۔

اور باقی نصف حصہ میرے خاوند کا ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس جائداد کے علاوہ مجھے میرے لڑکے کی طرف سے بطور جیب خرچ پچاس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- مریم بانو۔ اہلیہ خواجہ ظہور الدین بٹ

گواہ شد:- ظہور الدین بٹ خاوند موصیہ

گواہ شد:- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گوجر خان

بواسیر ۔ دمہ ۔ دردیں

بفضلہٖ دس روپے کی چار خوراکوں سے جڑ سے غائب بالترتیب پائلز کیور۔ استھما کیور۔ پینز کیور استعمال کریں۔

خرچ ڈاک ڈیڑھ روپیہ بصورت منی آرڈر بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

ضرورت کلرک

ایک محنتی نوجوان۔ تعلیم یافتہ۔ خوش خط تجربہ کار اکاؤنٹس سے واقف۔ کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ ۹۰+۱۰ اپنڈی الاؤنس کل یک صد ماہوار۔

درخواست مع سفارش مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب۔ بنام

امیر جماعت احمدیہ
(مری روڈ) راولپنڈی

سرسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط وکتابت کیا کریں،

دلفریب زیورات کا واحد مرکز

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۲

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کو جماعت کے نامور اہل قلم حضرات کا تعاون حاصل ہے۔ اہم علمی اور تربیتی مضامین سے آپ بھی فائدہ اٹھائیں

(قائد اشاعت)

اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے اُس کی ایک صفت رحیمیت بھی ہے

رحیمیت کے معنے ہیں کہ تھوڑا سا کام بندہ کرتا ہے اور خدا اس کا غیر منتہی نتیجہ پیدا کرتا ہے

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲)

فرمایا:-

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (البقرۃ ع ۳۶)

یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں یعنی قومی اور ملی مفاد کے لئے اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ زمین میں ڈالا جائے اور وہ سات بالیاں اگائے اور ہر ایک بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ تعالیٰ جس کے مال کو جتنا چاہے بڑھا سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ وسعت والا اور حالات کو جاننے والا ہے۔

ان آیات میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے والے کو سات سو گنے بلکہ اس سے بھی زیادہ ملے گا۔ اور وہ انسان کی قربانی کو دیکھ کر اُسے نوازے گا اور ان حالات کو جن میں اس نے قربانی کی ہے مدنظر رکھے گا۔

بہرحال جس شخص کو یہ علم ہو کہ اس کے عمل کا سات سو گنا اجر مل سکتا ہے وہ کیوں بشاشت قلبی سے اعمال کو بجا نہ لائے گا۔

چوتھی چیز جس سے احکام کی تعمیل میں بشاشت قلبی پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو خود سمجھ آجائے کہ شریعت کے احکام اس کے حق میں مفید ہیں اور یہ کہ اُن پر چل کر اُسے اس کا مقصود مل سکتا ہے پس جب اس کو یہ سمجھ آجائے گی تو وہ شریعت پر خوشی سے عمل کرے گا اور اسے چٹی نہیں سمجھے گا۔

یہ بات بھی صرف اسلام کی پیش کردہ تعلیم میں ہی ہے کہ نہ صرف اس پر چل کر خدا تعالیٰ بندہ سے راضی ہو جاتا ہے بلکہ ان احکام پر عمل کرنے کی وجہ سے اس عمل کرنے والے کی ذات کو بھی فائدہ پہنچتا ہے اور اس کی قوم کو بھی۔ مثلاً نماز ہے۔ نماز پڑھنے سے صرف یہی نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ کی لقاء حاصل ہوتی ہے بلکہ انسان کو ذاتی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بہت سی خرابیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ (العنکبوت ع ۵)

کہ حقیقی نماز انسان کو بدیوں اور برائیوں سے روکتی ہے پس جو شخص نماز پڑھتا ہے اس کو ذاتی طور پر یہ فائدہ پہنچے گا کہ وہ کئی قسم کی بدیوں سے بچ جائے گا۔ جس سے دوسرے لوگ محفوظ نہیں رہ سکتے۔ گویا نماز پڑھنے والا ایک محفوظ قلعہ میں داخل ہو جائے گا۔ جس کے اندر شیطان داخل نہیں ہو سکتا۔ پھر نماز سے کئی قومی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ امر ہر وقت سامنے رہتا ہے کہ ہم نے اپنے شیرازہ کو قائم رکھنا ہے۔ ہمارا ہر وقت ایک واجب الاطاعت امام ہونا چاہیئے جس کے ہاتھ پر قوم جمع رہ کر اسلامی جھنڈے کو بلند رکھ سکے، اسی طرح مسجد میں جانے کی وجہ سے ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت ہو جاتی ہے گویا وہ مقصد جس کو ہر عقلمند قوم چاہتی ہے مسلمانوں کو زائد طور پر حاصل ہو جاتا ہے۔

اسی طرح روزہ اور زکوٰۃ ہیں ان سے صرف روزہ رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے کا ہی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ کسی قوم کی تنظیم اور اس کی مضبوطی کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہو سکتی ہے مسلمانوں کو مفت میں حاصل ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح اسلامی عبادات میں سے ایک حج بھی ہے اس میں ذاتی فوائد کے علاوہ سیاسی فائدے بھی ہیں کہ ذی اثر لوگوں میں سے ایک جماعت ہر سال جمع ہو کر تمام عالم کے مسلمانوں کی حالت سے واقف ہوتی رہتی ہے اور اخوت و محبت ترقی کرتی ہے اور ایک دوسرے کی مشکلات سے آگاہ ہونے اور آپس کے تعاون کے حاصل کرنے اور ایک دوسرے کی خوبیاں اخذ کرنے کا موقع ملتا ہے اور اگر تمام عالم اسلامی کے مسلمان مل کر باہمی فائدے کے لئے کوئی مشورہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

پس وہ تمام باتیں جو احکام کی تعمیل میں بشاشت قلبی اور حقیقی اطاعت کی روح پیدا کر سکتی ہیں صرف اسلام کی پیش کردہ تعلیم میں ہیں اور کسی مذہب کے احکام میں نہیں اس لئے شرک یا دوسرے مذاہب کی موجودہ حالت میں فرمانبرداری تو ہو سکتی ہے مگر اطاعت نہیں ہو سکتی۔ جس چیز کو غیر مذاہب کے ماننے والے اطاعت کا نام دیتے ہیں وہ درحقیقت پیروی کرنا ہے جس کا نام غلطی سے اطاعت رکھ لیا گیا ہے"۔ (تفسیر کبیر جلد ششم)

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا مکتوب گرامی

بقیہ صفحہ اوّل

میں امید کرتا ہوں کہ جماعت برطانیہ حد استطاعت تک اس تحریک میں حصہ لے گی اور اس کے وعدے اور ادائیگی پندرہ ہزار پونڈ سے کم نہیں رہیں گے۔ وباللہ التوفیق

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ان دُور افتادہ بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے ہم سب کو مغربیت کے زہریلے اثرات سے محفوظ رکھتے ہوئے صراط مستقیم پر چلنے اور اپنی رضا کے حصول کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور بیش از بیش خدمت اور قربانی کی توفیق عطا فرمائے اللّٰھم آمین

بہ منت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

والسلام خاکسار
ظفر اللہ خان

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن ۲۶ اگست۔ حکومت ایران برطانیہ سے ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کا فوجی ساز و سامان خریدے گی۔ اس کا آرڈر برطانیہ کو دیا جا چکا ہے۔ جس میں بحریہ کے لئے جنگی جہاز اور فضائیہ کے لئے ہتھیار شامل ہیں۔ اس کا اعلان آج یہاں ایران کے سفارت خانہ سے کیا گیا۔

قاہرہ ۲۶ اگست۔ نہر سویز کے نئے گورنر مسٹر محمود احمد نے انکشاف کیا ہے کہ اسرائیل نے نہر سویز کے متوازی نئی نہر تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ مسٹر محمود احمد نے اسماعیلیہ میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اسرائیل اپنے منصوبے کے مطابق یہ نہر بحیرہ روم کے ساحل پر اسدود سے بحیرہ قلزم میں ایلیا تھ تک تعمیر کریگا جو بحیرہ مردار سے گزرتی ہوئی صحرائے نجف کے شمالی حصوں سے گزرے گی۔

نئی دہلی ۲۶ اگست۔ بمبئی اور دارجلنگ میں گرانی اور قحط کے خلاف زبردست مظاہرہ ہوا۔ پولیس نے مشتعل مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے بار بار فائرنگ کی۔ دارجلنگ (آسام) میں چائے کے باغات کے مزدوروں پر فائرنگ سے تین افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ بمبئی میں مشتعل ہجوم پر فائرنگ سے نو افراد زخمی ہوئے۔ بمبئی میں مظاہرین نے پولیس پر زبردست پتھراؤ کیا جس سے پولیس کے پانچ افسر اور سترہ سپاہی زخمی ہوئے۔

دمشق ۲۶ اگست۔ شام نے اعلان کیا ہے کہ شام ہر جارحانہ اقدام کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے دمشق ریڈیو سے ایک سرکاری بیان نشر کیا گیا جس میں کہا گیا کہ اب اگر اسرائیل نے شام کے خلاف کوئی جارحانہ اقدام کرنے کی جرأت کی تو اسے منہ توڑ جواب دیا جائے گا اور اسے اس جرأت کی عبرتناک سزا دی جائے گی۔

راولپنڈی ۲۶ اگست۔ حکومت پاکستان نے دس ارکان پر مشتمل طبی وفد ترکی بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وفد مشرقی ترکی میں زلزلہ سے متاثر ہونے والوں کے امدادی کام میں ہاتھ بٹائے گا اس وفد میں ۶ ڈاکٹر اور ہیلتھ کے دیگر ۴ ارکان شامل ہوں گے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴